



قد جاءكم من الله نور وكتاب مبين

عرفان قرآن

حضرت علامہ محمد صدیق ہزاروی مدظلہ

رضا اکیڈمی لاہور

نام کتاب	عرفان قرآن
تالیف	حضرت علامہ محمد صدیق ہزاروی مدظلہ
نظر ثانی	
کتابت	احمد سجاد آرٹ پریس، لاہور
صفحے	48
ناشر	رضا اکیڈمی، لاہور
اشاعت	ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ / جون ۲۰۰۱ء
مطبع	احمد سجاد آرٹ پریس، لاہور
ہدیہ	دعائے خیر بحق معاونین رضا اکیڈمی رجسٹرڈ، لاہور۔

عطیات بھیجنے کے لیے

رضا اکیڈمی اکاؤنٹ نمبر ۹۳۸/۸۳، حبیب بینک وکن پورہ برانچ، لاہور
بذریعہ ڈاک طلب کرنے والے حضرات 10 روپے کے ٹکٹ ارسال کریں

ملنے کا پتہ

رضا اکیڈمی لاہور

مسجد رضا محبوب روڈ، چاہ میراں، لاہور، پاکستان کوڈ نمبر ۵۴۹۰۰

فہرست

صفحہ	نمبر شمار	عنوان
7	1-	ابتدائیہ
9		قرآن بربان قرآن
9	2-	کتاب ہدایت
10	3-	کلام الہی
12	4-	سب سے سیدھے راستے کی ہدایت
13	5-	جامع کتاب
13	6-	اہل کتاب کے اختلاف کا حل
14	7-	فیصلہ کرنے والی کتاب
14	8-	کتاب نصیحت
16	9-	ایک شبہ کا ازالہ
17	10-	آسان کتاب
17	11-	محفوظ کتاب
18	12-	ایک شبہ کا ازالہ
19	13-	پہلی کتب کی تصدیق کرنے والی

صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان
37	30-	نورانی تاج	20	14-	جامع بیان
38	31-	قرآن مجید اور دخول جنت	21	15-	ایک شبہ کا ازالہ
40	32-	قرآن مجید اور دلوں کا رنگ	21	16-	قرآن مجید سراپا حق ہے
41	33-	اللہ تعالیٰ بھی قرآن مجید سنتا ہے	22	17-	علمی کتاب
42	34-	حافظ کی تیزی	22	18-	حکمت بھرا ذکر
42		<u>اقوال صحابہ تابعین اور قرآن</u>	24	19-	شفاء اور رحمت
42	35-	جنت کی سیڑھی اور گھروں کا چراغ	25	20-	بے مثل کتاب
42	36-	بابرکت گھر	25	21-	عیسائیوں کی ایک بھونڈی کوشش
43	37-	افضل عمل	26		<u>قرآن بزبان حدیث</u>
43	38-	حافظ قرآن اور عالم کا مقام اور ذمہ داری	26	22-	اعزاز بخشے والی کتاب
44	39-	فرشتے تعظیم کرتے ہیں	27	23-	قابل رشک انسان
44	40-	قرآن مجید بہت بڑی دولت ہے	29	24-	ترقی کا دار و مدار
45	41-	مراجع	30	25-	قرآن مجید اور درجات جنت
			31	26-	غیر آباد گھر
			32	27-	قرآن مجید میں مستحکویت کا اجر
			33	28-	مسائل کا حل
			35	29-	حدیث کی روشنی میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسانی زندگی میں جس طرح جسمانی ضروریات کے لئے انعامات الہیہ کا سلسلہ جاری ہے اسی طرح روحانی ضروریات کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے اسباب پیدا فرمائے ہیں۔

قرآن مجید روحانی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک اہم ذریعہ ہے بلکہ یہ وہ کتاب ہے جس میں انسانی روح کی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ معاشی اور معاشرتی مسائل کا حل اور جسمانی بیماریوں سے شفاء یابی بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔ لیکن سب سے بنیادی بات انفرادی اور اجتماعی زندگی میں قرآن مجید سے راہنمائی حاصل کرنا ہے اس لئے اس کو کتاب ہدایت قرار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے کہیں ہدی للناس فرمایا اور کہیں ہدی للمتقین کا مژدہ جانفزا سنایا۔ تاریخ کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ ملت اسلامیہ نے جب تک قرآن مجید کو اپنا دستور حیات بنائے رکھا وہ پوری دنیا پر چھائی رہی اور دنیا کے کفر لرزہ بر اندام رہی لیکن جب مسلمانوں نے اسے دستور حیات بنانے کی بجائے محض سمجھنے پر اکتفاء کیا اور عملی دنیا سے وہ محض نظریاتی دنیا میں آگئے اور نفاق کا دور دورہ ہوا تو اس کا نتیجہ وہ نکلا جو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ مسلمان غیر مسلم قوموں کا دست نگر ہو کر رہ گیا ہے۔

اس لئے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کے ذریعے ثواب حاصل کیا جائے، اس کو پڑھ کر بیماروں کی شفاء یابی کا سامان بھی کیا جائے،

فوت شدہ مسلمانوں کی برزخی زندگی کو راحت و سکون کا گہوارہ بنانے کے لئے قرآن مجید پڑھ کر ایصال ثواب بھی کیا جائے اور سب سے اہم یہ کہ اسے نجی اور قومی زندگی میں دستور العمل بنایا جائے۔

اس مختصر کتا بنچے میں ہم نے قرآن مجید کے بارے میں خود قرآن پاک سے، ارشادات نبی آخر الزمان ﷺ سے اور کچھ اکابر ملت کے اقوال سے ایک مختصر تعارف پیش کیا ہے جو ہمارے لئے ہدایت کی راہیں کھولے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ رضا اکیڈمی لاہور جو محترم حاجی مقبول احمد ضیائی زید مجدہ کی نگرانی میں اشاعتی میدان میں کارہائے نمایاں انجام دے رہی ہے نے اس مبارک رسالہ کی اشاعت کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ رضا اکیڈمی اور اہل سنت کے دیگر اشاعتی اداروں کو دن دوئی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد صدیق ہزاروی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرآن بربان قرآن

قرآن مجید کی عظمت اور حسن و جمال کی شہادت جہاں احادیث مبارکہ آثار صحابہ کرام و تابعین عظام اور مختلف مذاہب کے دانشوروں کی زبان سے ملتی ہے وہاں خود قرآن مجید اپنی عظمتوں کے ڈنکے بجاتا ہوا نظر آتا ہے۔ اس سلسلے میں اس کتاب ہدایت سے چند آیات ہدیہ قارئین ہیں جن کو پڑھنے کے بعد اس حقیقت کو سمجھنے میں دیر نہیں لگتی کہ انسانیت کی فلاح اور کامیابی کا دار و مدار اسی کتاب مبین کے دامن رحمت سے وابستگی پر ہے۔

کتاب ہدایت

ارشاد خداوندی ہے

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ - (۱۸۵/۲)

رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن مجید اتارا گیا لوگوں کو ہدایت کرنے والا اور روشن دلیلیں راہنمائی کرنے والی اور (حق و باطل میں) فیصلہ کرنے والی

اس آیت میں جہاں یہ بات بتائی گئی کہ قرآن مجید ہدایت دینے والی کتاب ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا حصول اور اس ذات والا صفات کا قرب حاصل کرنے کے لئے راہنمائی کی خاطر اس کتاب ہدایت کو نازل کیا گیا وہاں یہ بھی بتایا گیا کہ یہ کتاب کسی ایک جماعت یا خاص طبقے کو راہ نہیں دکھاتی بلکہ یہ کتاب پوری کائنات انسانیت کی ہدایت کی ضامن ہے وہ مسلم ہو یا غیر مسلم، عربی ہو یا عجمی، کالا ہو یا گورا، امیر ہو یا غریب ہر شخص راہ راست پر چلنے کے لئے قرآن مجید کی ہدایات و تعلیمات سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

اگر اس آیت پر مزید غور کریں تو یہ بات بھی اظہر من الشمس ہو کر سامنے آتی ہے کہ قرآن مجید زندگی کے ہر شعبے میں راہنمائی کا کام دیتا ہے کیونکہ اس آیت میں کسی خاص شعبہ زندگی کا تعین نہیں کیا گیا۔ لہذا اعتقاد و عبادات، اخلاقیات و معاملات، سیاسیات و معاشیات، انفرادی مسائل ہوں یا قومی، گھر ہو یا دفتر، بازار ہو یا مسجد، سکول ہو یا کالج پنچایت ہو یا عدالت حالت امن ہو یا جنگ، ہر جگہ اور ہر میدان میں قرآن مجید ضابطہ حیات کا کام دیتا ہے۔

کلام الہی

قرآن مجید کی ہدایت ہر قسم کے شک و شبہ سے پاک ہے کیونکہ یہ کسی انسان کا نہیں بلکہ خود خالق کائنات کا کلام ہے۔
ارشاد خداوندی ہے۔

وَمَا كَانَ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْ
تَفْتَرِيهِ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ
تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ
وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ
فِيهِ مِنْ رَبِّ
الْعَالَمِينَ۔ (۱۰/۳۷)

اور نہیں یہ قرآن کہ گھڑ لیا گیا ہو اللہ
(کی وحی) کے بغیر لیکن وہ تصدیق
کرنے والا ہے ان (کتابوں) کی
جو اس سے پہلے نازل ہو چکی ہیں
اور کتاب (کے احکام) کی تفصیل
ہے اس میں کچھ شک نہیں (یہ) کل
جہاں کے پروردگار کی طرف سے

ہے

اس آیت میں پانچ باتیں واضح کی گئی ہیں۔

- 1- قرآن مجید اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا کلام نہیں کہ کسی انسان نے خود اپنی طرف سے گھڑ لیا ہو۔
- 2- قرآن مجید، پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے کہ جو کچھ ان میں کہا گیا قرآن مجید کے نازل ہونے سے وہ سب کچھ مصدقہ ہو گیا۔
- 3- قرآن مجید میں ان تمام باتوں کی تفصیل ہے جو لوح محفوظ میں تحریر ہیں۔
- 4- قرآن مجید ہر قسم کے شک سے بالاتر ہے اگرچہ کوئی اس میں شک کرے۔
- 5- قرآن مجید تمام جہانوں کے پالنے والے کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے لہذا اس کی ہر بات قابل تقلید اور لائق عمل ہی نہیں انسانی فلاح کے لئے ضروری بھی ہے۔

انسان کے کلام میں غلطی کا امکان ہو سکتا ہے لیکن قرآن مجید خالق کائنات

کا کلام ہونے کی وجہ سے اس کی تمام تعلیمات سرپا رحمت اور نفع بخش ہیں۔

سب سے سیدھے راستے کی ہدایت

قرآن مجید صرف راہنمائی نہیں کرتا بلکہ نہایت سیدھی راہ دکھاتا ہے اور نیکوکار لوگوں کو بہت بڑے ثواب کی بشارت بھی دیتا ہے ارشاد خداوندی ہے۔

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي
بِئْسَ أَقْصَا وَيُضِلُّ الْمُؤْمِنِينَ
الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ
أَن لَّهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا

(۹/۱۷)

”اقوم“ کے بارے میں امام قرطبی لکھتے ہیں

أَيُّ الطَّرِيقَةِ الَّتِي هِيَ أَسَدُّ وَأَعْدَلُ
وَأَصْوَبُ (تفسیر قرطبی)

اعتدال پر مبنی اور بہت درست ہو

حضرت پیر کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

بنی اسرائیل کے عبرت آموز احوال بیان کرنے کے بعد اب غلامانِ مصطفیٰ

علیہ الطیب الخیر والثناء کو بتایا جا رہا ہے کہ یہ کتاب ہدایت جو ہم ہے تم کو ارزانی کی ہے یہ انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں انہی اصول و قوانین کی تعلیم دیتی ہے جو ہر لحاظ سے دیگر قواعد و ضوابط سے بہتر، زیادہ مفید اور نفع بخش ہیں۔ اس لئے بے جھک اپنی انفرادی اور اجتماعی، سیاسی اور معاشی، تمدنی اور اخلاقی راہنمائی کے لئے اس سے روشنی

حاصل کرو کسی کی دوسوہ اندازی سے تمہارا یقین مضحک نہ ہو۔

(تفسیر ضیاء القرآن جلد دوم ۶۵۳)

جامع کتاب

کسی کتاب کے کتاب ہدایت ہونے اور نہایت سیدھے راستے کی راہنمائی کرنے کے ساتھ ساتھ جب وہ جامعیت کے وصف سے بھی موصوف ہو تو اس کی عظمت انسانی عقل کے ترازو میں تولی نہیں جاسکتی قرآن مجید جہاں ہدایت بلکہ سب سے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے وہاں یہ ایک جامع کتاب بھی ہے ارشاد خداوندی ہے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا
الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ

(۸۹/۱۷)

کی مثالیں بار بار بیان کی ہیں۔

گویا ہدایت کے حوالے سے کوئی پہلو تشنہ نہیں ہے اور قرآن مجید میں ہماری ہدایت کا مکمل اور ہر اعتبار سے نافع سامان موجود ہے۔

اہل کتاب کے اختلاف کا حل

قرآن مجید صرف مسلمانوں کو اختلاف کا حل نہیں بتاتا۔ یہود و نصاریٰ کے باہمی اختلاف اور انتشار کا حل بھی بتاتا اور ان کے سامنے حقیقت حال واضح کاف کرتا ہے ارشاد خداوندی ہے۔

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَفْصُّ عَلَى
بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي
هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (٤٦/٢٤)

بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل کے
سامنے اکثر وہ باتیں بیان فرماتا ہے
جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

فیصلہ کرنے والی کتاب

یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کو فیصلہ کرنے اور اختلاف کو حل کرنے والی کتاب
قرار دیا گیا ارشاد خداوندی ہے۔

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ
بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ
بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ وَلَا تَكُنْ
لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا (١٠٥/٣)

بے شک ہم نے اتاری آپ کی
طرف کتاب حق کے ساتھ تاکہ
آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ
فرمائیں اس چیز کے ساتھ جو اللہ
نے آپ کو دکھائی۔ اور نہ ہوں آپ
خیانت کرنے والوں کی طرف سے
جھگڑنے والے

اس آیت کریمہ نے واضح کر دیا ہے کہ مسلمانوں کا آئین اور دستور قرآن
مجید ہے اور نیابت رسول ﷺ میں اسی کتاب کے مطابق فیصلہ کرنا ضروری ہے

کتاب نصیحت

قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے نصیحت قرار دیا اور یہ بات واضح ہے کہ ہر شخص کو
نصیحت کی ضرورت ہے ارشاد خداوندی ہے۔

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ
(٦٩/٣٦)

یہ (کتاب) تو صرف نصیحت اور
روشن کتاب ہے۔

یہاں دو باتیں پیش نظر دینی چاہیں ایک یہ ہے کہ نحوی قاعدے کے مطابق
قرآن مجید کا ذکر (نصیحت) میں منحصر ہے یعنی یہ نصیحت ہی ہے ایسا نہیں ہے کہ کوئی
شخص قرآن مجید کے دامن سے وابستگی اختیار کرے تو اسے نصیحت حاصل نہ ہو۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ نصیحت کا معنی خیر خواہی ہے گویا قرآن مجید کے
احکام، ہدایات اور اموار و نواہی، خیر خواہی پر مبنی ہیں اور اس کتاب پر عمل کرنے والے
کے لئے بھلائی ہی بھلائی ہے۔

اور اگر ذکر کو یاد کے معنی میں لیا جائے تو قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے
جس کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والا اللہ تعالیٰ، آخرت، حساب و کتاب اور حشر و نشر
کو یاد رکھتا ہے اور جب ان تمام امور کی یاد سے دل معمور ہو تو انسان گمراہی سے محفوظ
رہتا ہے جب کسی کتاب سے ہدایت حاصل کرنا مقصود ہو تو بعض اوقات اس کتاب
کو کسی استاذ سے سیکھنے کی اشد ضرورت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اس کتاب
ہدایت کو نازل کیا بلکہ اس کو خود سکھایا اور جس ذات اقدس (سرکارِ دو عالم ﷺ) کو براہ
راست قرآن مجید کی تعلیم دی انہیں کائنات کے لئے معلم قرآن بھی بنا دیا ارشاد
خداوندی ہے۔

الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ
(٢٠١/٥٠)

رحمن نے (رسول ﷺ) کو کل علم
والایہ (قرآن) سکھایا

اور دوسری جگہ فرمایا۔

وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ
لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ
يَتَفَكَّرُونَ (۳۴/۱۶) ۰

اور ہم نے آپ کی طرف قرآن
نازل کیا کہ آپ، لوگوں کو صاف
صاف بتا دیں جو ان کی طرف نازل
کیا گیا اور تاکہ وہ فکر سے کام لیں۔

غور کیجئے قرآن مجید کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے براہ راست سرکارِ دو عالم ﷺ کو
دی تو خالق کائنات نے بیانِ قرآن مجید کے لئے آپ کے قلب اقدس کو کس قدر
کشادگی عطا فرمائی ہوگی۔ ا۔ ب امت مسلمہ تک مضامین قرآن کو کھول کھول کر اور
صاف طور پر بیان کرنے کا حکم امام الانبیاء ﷺ کو دیا۔

تو اس اندازِ تعلیم و بیجاں کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کہنا یقیناً صحیح ہوگا کہ معلم
کائنات ﷺ کی تعلیمات جو درحقیقت قرآن بزبانِ حدیث ہم تک پہنچی ہیں انسانی
زندگی چاہے وہ انفرادی ہو یا اجتماعی سب کے لئے کافی ہیں اور مزید کسی ہدایت کی
ضرورت باقی نہیں رہتی۔

ایک شبہ کا ازالہ

بعض لوگ کم علمی یا تعصب کی بنیاد پر کہتے ہیں کہ جب قرآن و سنت میں
واضح اور جامع ہدایات موجود ہیں تو پھر حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی فقہ کی کیا ضرورت ہے
تو ان کو یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ فقہ ان اجتہادی مسائل کا نام ہے جو قرآن و سنت
کی روشنی میں حل کئے جاتے ہیں اس لئے فقہ دراصل قرآن و سنت پر عمل ہی ہے۔
جن فقہاء کرام نے بھرپور محنت اور کاوش کے ذریعے ان مسائل کا حل تلاش

کیا جن کے بارے میں قرآن و سنت سے واضح احکام نہیں ملتے وہ فقہاء کرام امت کی
قابل قدر اور قابل فخر شخصیات ہیں اور پوری امت پر ان لوگوں کا احسان ہے۔

آسان کتاب

کوئی بھی کتاب کس قدر جامع کیوں نہ ہو اس سے استفادہ اس وقت تک
ممکن نہیں ہوتا جب تک اس کی زبان آسان اور عام فہم نہ ہو قرآن مجید کو یہ خصوصیت
حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے آسان بنایا ارشادِ خداوندی ہے۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ
فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ (۵۴/۱۷)

اور بے شک ہم نے نصیحت قبول
کرنے کے لئے قرآن کو آسان کیا
تو ہے کوئی نصیحت قبول کرنا والا؟

چنانچہ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی
نعمتوں کے بیان کے سلسلے میں یہ اختیار کیا گیا کہ صرف وہی باتیں بیان کی گئیں جن کو
شہری اور دیہاتی نیز عربی اور عجمی سب سمجھ سکیں۔ (الفوز الکبیر ص ۳۳)

محفوظ کتاب

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو جہاں ہدایت و نصیحت والی کتاب بنایا جہاں اسے
اختلاف کے حل کے لئے فیصل قرار دیا وہاں اس کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر کے اس
پریشانی کا ازالہ بھی کر دیا کہ اگر اس قدر اہم کتاب ضائع ہو جائے اس کے احکام مٹ
جائیں تو انسانیت کے اس نقصان کا مداوا کیسے ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے کائنات انسانیت کو
بشارت دے دی کہ یہ کتاب ہمیشہ باقی رہے گی اور اس میں کسی قسم کا رد و بدل بھی نہیں

ہوگا جب کہ پہلی کتب میں رد و بدل کر کے احکام الہیہ کو مٹا کر لوگوں نے اپنی خواہشات کو داخل کر دیا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کے بارے میں ارشاد فرمایا۔
 اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ (۹/۱۵)
 بے شک ہم ہی نے قرآن اتارا اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

ایک شبہ کا ازالہ

اس آیت کریمہ سے بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی حفاظت کی بنیاد اس بات کو قرار دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اتارا ہے حالانکہ تورات، انجیل، زبور اور دیگر صحائف بھی اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے تو ان کی حفاظت کا ذمہ کیوں نہ لیا جب کہ کلام الہی ہونے میں قرآن مجید اور ان سب میں کوئی فرق نہیں ہے؟

تو اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ وہ تمام کتب اپنے اپنے دور کے لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوئیں اور انبیاء کرام کی طرح ہر کتاب کے بعد دوسری کتاب آئی اس لئے پہلی کتاب منسوخ ہو گئی لیکن قرآن مجید سب سے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوا اور جس طرح نبی اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا اسی طرح قرآن مجید کے بعد کوئی کتاب نہیں آئے گی اس لئے ضروری تھا کہ اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا جائے۔

پہلی کتب کی تصدیق کرنے والی کتاب

قرآن مجید کا نزول جہاں دیگر بے شمار فوائد کا حامل ہے وہاں اس کے نازل ہونے سے پہلی کتب کی تصدیق بھی ہو گئی کہ انہوں نے جو کچھ کہا تھا وہ سچ تھا ان کتب میں جس نبی آخر الزمان ﷺ کے اوصاف بیان ہوئے ان کی ولادت باسعادت سے اور جس کتاب بین کا ذکر تھا اس کتاب کے نازل ہونے سے خود ان کتابوں کی صداقت ثابت ہو گئی ارشاد خداوندی ہے

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ (۳/۳)
 اے محبوب اس نے آپ پر حق کے ساتھ کتاب اتاری تصدیق کرتی ہوئی اس کی جو اس سے پہلے ہے (آسمانی کتابوں سے)

اس آیت کی روشنی میں یہود و نصاریٰ پر لازم ہے کہ وہ قرآن مجید پر ایمان لائیں اور اس کو اللہ تعالیٰ کا سچا کلام سمجھیں اور اگر وہ اسے کلام الہی نہیں سمجھتے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ (ان کے خیال میں) وہ کتاب نازل نہیں ہوئی جس کی خبر تورات و انجیل نے دی تھی اور یوں (معاذ اللہ) تورات و انجیل کا جھوٹ پر مبنی ہونا لازم آتا ہے حالانکہ وہ سچی کتابیں تھیں (جو آسمان سے نازل ہوئیں اور بعد میں ان میں رد و بدل کر دیا گیا)

جامع بیان

قرآن مجید کی ایک اہم خوبی یہ ہے کہ اس میں ہر چیز کا بیان ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ زَبًّٰرًا
لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً
وَبُشْرَىٰ لِّلْمُسْلِمِينَ
(۸۹/۱۶)

اس آیت کریمہ میں جہاں قرآن مجید کی دیگر صفات مثلاً ہدایت، رحمت اور بشارت کا ذکر ہوا وہاں یہ بھی بتایا گیا کہ قرآن مجید میں ہر چیز کا واضح بیان ہے جس سے یہ بات تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ جب قرآن مجید میں ہر چیز کا بیان ہے اور یہ قرآن اللہ تعالیٰ نے سرکارِ دو عالم ﷺ کو سکھایا جیسے ارشاد خداوندی ہے۔ "الرحمن علم القرآن" (رحمن نے اپنے محبوب ﷺ کو قرآن مجید کی تعلیم دی) تو اس کا منطقی نتیجہ یہ ہوا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر چیز کا واضح علم اور بیان عطا کر دیا گیا۔ چنانچہ آپ نے خود ارشاد فرمایا۔

میں نے اپنے رب کو نہایت اچھی صورت میں دیکھا (جیسا کہ اس کے شایانِ شان ہے ورنہ وہ شکل سے پاک ہے) فرمایا اے محمد ﷺ مقرب فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں میں نے کہا میں نہیں جانتا تین مرتبہ پوچھا آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا تو میں نے

اس کی انگلیوں کے پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی (اللہ تعالیٰ انگلیوں سے پاک ہے اس لئے اس کا مطلب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول جانتے ہیں) آپ فرماتے ہیں۔

فَتَجَلَّيْ لِي كُلُّ شَيْءٍ
وَعَرَفْتُ
بس میرے لئے ہر چیز روشن ہو گئی
اور میں نے پہچان لیا۔

(جامع ترمذی ابواب تفسیر القرآن جلد ۲ ص ۱۵۶)

ایک شبہ کا ازالہ

بعض حضرات کہتے ہیں جب قرآن مجید میں ہر چیز کا بیان ہے تو فلاں فلاں بات اس میں کیوں مذکور نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید نے اصول دیئے اور اہل علم ان کی روشنی میں ہر دور کے مسائل کا حل پیش کر سکتے ہیں

قرآن مجید سراپا حق ہے

چونکہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس میں جھوٹ کا شائبہ تک نہیں اس کا ہر فرمان حق، اور ہر واقعہ صداقت پر مبنی ہے باطل اس کے قریب پھٹک بھی نہیں سکتا ارشاد خداوندی ہے۔

لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ
وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِّنْ
حَكِيمٍ حَمِيدٍ (۴۲/۴)
اس کے پاس باطل نہیں آ سکتا نہ اس
کے سامنے سے اور نہ اس کے پیچھے
سے اتارا ہوا ہے بڑی حکمت والے
خوب حمد کئے ہوئے (رب) کا

جب یہ بات ثابت ہے کہ قرآن مجید کا کی ہر بات باطل سے کوسوں دور ہے تو اس بات کو عملاً تسلیم کرنا ہمارے لئے ضروری ہے کہ اسی کتاب پر عمل نجات کا ذریعہ ہے اور قرب حق کا راستہ بھی اسی کے دامن سے وابستگی میں مضمر ہے۔

علمی کتاب

قرآن مجید محض واقعات اور قصوں پر مبنی کتاب نہیں ہے بلکہ اس میں علم کے خزانے پوشیدہ ہیں جیسے کیا گیا۔

حَمِيعُ الْعِلْمِ فِي الْقُرْآنِ لَكِنْ
تَقَاصَّرَ عَنْهُ أَفْهَامُ الرِّجَالِ
قرآن مجید میں تمام علوم موجود ہیں
لیکن لوگوں کی سمجھ اس (کو سمجھنے) سے قاصر ہے۔

اس علم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَلَقَدْ جِئْنَاهُمْ بِكِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ
عَلَىٰ عِلْمٍ مُّبْدَىٰ وَرَحْمَةٍ
رِّفْقٍ يُّؤْمِنُونَ (۵۲/۴)
اور بے شک ہم انکے پاس ایسی
کتاب لائے جسے ہم نے جدا جدا
(واضح) کر کے بیان کیا اپنے علم
عظیم کے مطابق اس حال میں کہ وہ
ایمانت والوں کے لئے ہدایت اور
رحمت ہے

حکمت بھرا ذکر

حکمت دانائی کو کہتے ہیں سرکارِ دو عالم ﷺ کو دو باتوں کا معلم بنا کر بھیجا گیا ایک کتاب اور دوسری حکمت یعنی حضور ﷺ نے قرآن مجید کی تلاوت کا طریقہ بھی

سکھایا اور اس کے مضامین اور ان کی تشریح و توضیح بھی بتائی قرآن مجید کی حکمت کا ذکر یوں ہوا۔ ارشاد خداوندی ہے۔

ذَلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ
الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ
یہ ہے جو ہم آپ کو سناتے ہیں
(اپنی) آیات اور حکمت بھری
نصیحت سے۔ (۵۸/۳)

اور یہ بات ہر عقلمند جانتا ہے کہ جس کتاب میں بیان کردہ احکام حکمت پر مبنی ہوں وہ سراپا رحمت اور بھلائی کا مرقع ہوتی ہے اس لئے قرآن مجید میں بیان کردہ احکام و ہدایات ہی نوع انسانیت کی بھلائی کی ضامن اور باعث رحمت ہیں۔ قرآن مجید میں ایک دوسرے مقام پر حکمت کو خیر کثیر کہا گیا اور بتایا گیا کہ جس کو حکمت دی گئی اسے خیر کثیر یعنی بہت بھلائی عطا کی گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ
أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا (۲۶۹/۲)
اور جس کو حکمت دی گئی اسے خیر کثیر
عطا کی گئی

لہذا نتیجہ یہ ہوا کہ قرآن مجید خیر کثیر (بہت بھلائی) کا مجموعہ ہے یہی وجہ ہے کہ جب تک امت مسلمہ نے قرآن پاک سے اپنا رشتہ جوڑے رکھا بھلائی کا جھنڈا ان کے ہاتھوں میں رہا اور وہ زمانے میں معزز رہے اور جب قرآن مجید سے رشتہ ٹوٹا تو ذلت و خواری ہمارا مقدر ہو کر رہ گئی شاعر نے کہا۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہو کر

ہم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر۔

شفاء اور رحمت

قرآن مجید جہاں انسان کے انفرادی اور اجتماعی مسائل کو حل کرتا ہے جہاں
اسکا پڑھنا ثواب اور باعث برکت ہے وہاں یہ اہل ایمان کے لئے نسخہ شفاء بھی ہے
اور اس کلام الہی کے پڑھنے سے بیمار کی بیماری زائل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد
فرمایا۔

وَنَزَّلْنَا مِنَ الْقُرْآنِ مَاءً
شَفَاءً وَرَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ
اور قرآن میں ہم وہ چیز نازل
فرماتے ہیں جو رحمت اور شفاء ہے
(۸۲/۱۷)

حدیث شریف میں ہے چند صحابہ کرام پانی کے ایک گھاٹ پر گزرے ان
لوگوں میں ایک شخص تھا مجھے بچھو یا سانپ نے ڈسا تھا ان میں سے ایک شخص نے
آکر پوچھا تم میں کوئی دم کرنے والا ہے گھاٹ میں ایک شخص کو بچھو یا سانپ نے ڈس
لیا ہے تو صحابہ کرام میں سے ایک تشریف لے گئے اور انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم
کیا۔ صحاح ترمذی جلد ۲ ص ۲۷

اسی طرح ایک دوسرے موقع پر ایک دیوانہ شخص پر ایک صحابی نے سورہ فاتحہ
پڑھی تو وہ ٹھیک ہو گیا وہ فرماتے ہیں میں تین دن رات لعاب جمع کر کے اس پر پھونک
مارتا تو گلو یا اس کی رسیاں کھل رہی تھیں۔

بے مثل کتاب

قرآن مجید ایسی بے مثل کتاب ہے کہ اس کی مثل لانے سے پوری دنیا
ماجر ہے اور اس کا یہ چیلنج آج بھی قائم و دائم ہے ارشاد فرمایا۔

قُلْ لِّئِنْ جُمِعَتِ الْإِنْسُ
وَالْجِنُّ عَلَيَّ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ
هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ
وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
ظَاهِرًا (۸۸/۱۷)

قرآن مجید کا یہ چیلنج اس قدر مضبوط اور سچا ہے کہ آج چودہ سو سال گزرنے
کے باوجود یہود و نصاریٰ اور دیگر غیر مسلم تو میں قرآن مجید کی ایک چھوٹی سی سورت کی
مثل بھی نہ لاسکے اور انشاء اللہ قیامت تک نہیں لاسکیں گے۔

عیسائیوں کی ایک بھونڈی کوشش

حال ہی میں انٹرنیٹ کے ذریعے چار سورتوں کے نام پر عیسائیوں نے ایک
عربی کا کلام بنا کر اپنی خفت کو مٹانے کی کوشش کی لیکن یہ عربی کلام جو زیادہ سے زیادہ
پچاس سطروں پر مشتمل ہوگا تضادات کا مجموعہ ہے جبکہ تیس پارے قرآن مجید تضادات
سے مبرا ہے جو اس بات کی واضح دلیل ہے یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

نیز اگر یہود و نصاریٰ نے اس عربی کلام کو گھڑنے کے ذریعے یہ بات بتانے
کی کوشش کی ہے کہ قرآن مجید نبی اکرم ﷺ کا اپنا بنایا ہوا (انسانی) کلام ہے تو اس

بے وقوفی کے ذریعے یہود و نصاریٰ نے خود اپنی کتابوں تو رات و انجیل کا رد کر دیا کیونکہ انکی کتب میں نبی اکرم ﷺ کی بشارت دی گئی اور جب قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا رسول نہ مانا گیا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ لوگ تو رات کو بھی نہیں مانتے اور انجیل کے قائل بھی نہیں ہیں۔

علاوہ ازیں انہیں اس بات کا جواب بھی دینا ہوگا کہ اگر آج عربی کی چند سطریں بنا کر تم ان کو قرآن مجید کی مثل قرار دے رہے ہو تو چودہ سو سال تک تمہیں اس کی جرات کیوں نہ ہوئی؟

نیز ان لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ قرآن مجید کی مثل کلام لانے کا مطلب محض عربی عبارت بنانا نہیں وہ تو کوئی بھی عربی بنا سکتا ہے بلکہ ایک کلام معجز کی مثل لانے کا چیلنج ہے جو ابھی تک قائم ہے اور انشاء اللہ قیامت تک قائم رہے گا۔

قرآن مجید بزبان حدیث

اعزاز بخشنے والی کتاب

ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ بہترین انسان کہلائے لیکن چونکہ انسان خواہشات کا پتلا ہے اور اس کی سوچ ناقص ہے اس لئے کسی نے بہتری کا معیار دولت کو قرار دیا کوئی اقتدار پر براجمان لوگوں کو بہترین انسان قرار دیتا ہے کوئی حسن و جمال کو اس کمال کی بنیاد قرار دیتا ہے تو کوئی کسی دوسرے مادی نفع اور منصب کے حوالہ سے بہترین انسان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے محبوب حضرت محمد ﷺ نے جن کا قول وحی الہی ہے قرآن مجید کی تعلیمات سے وابستہ لوگوں کو اچھا اور بہتر انسان قرار

دیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ
وَعَلَّمَهُ.

(مشکوٰۃ شریف کتاب

فصائل القرآن ص ۱۸۳)

اس حدیث سے بنیادی طور پر دو باتیں واضح ہوتی ہیں۔

- 1- قرآن مجید کے علوم سب سے بہتر ہیں اسی لئے ان کو سیکھنے اور سکھانے والا بہترین انسان قرار پاتا ہے۔ لہذا ہمیں عقائد، عبادات، اخلاقیات، معاشیات، سیاسیات ہر شعبے میں قرآن مجید سے راہنمائی لینے کی ضرورت ہے
- 2- قرآن مجید کی تلاوت بھی ثواب کا باعث ہے اس کا حفظ بھی باعث برکت ہے اس کو مریض پر پڑھ کر پھونکنے سے شفاء بھی حاصل ہوتی ہے قرآن مجید کی تلاوت سے ایصال ثواب کا فائدہ بھی یقیناً حاصل ہوتا ہے، قرآن مجید کی تلاوت سے میت کی روح بھی آسانی سے نکلتی ہے۔ یہ تمام باتیں اپنی جگہ درست اور حق ہیں اور قرآن و سنت میں ان امور پر دلائل موجود ہیں لیکن تعلیم القرآن کا لفظ بتاتا ہے کہ اس کے مضامین اور احکام کو سیکھنا اور ان کے مطابق انفرادی اور اجتماعی مسائل حل کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور اسی میں بھلائی ہے۔

قابل رشک انسان

اسلام میں حسد منع ہے اور حسد یہ ہے کہ کسی شخص کو کوئی نعمت حاصل ہو تو

دوسرا آدمی یہ تمنا کرے کہ یہ نعمت اس کے پاس نہ رہے مجھ مل جائے۔

جب کہ رشک جائز ہے اور اس کا مطلب ہے کہ دوسرے سے چھین جانے کی تمنا نہ کی جائے بلکہ یوں تمنا کرے کہ یا اللہ! یہ نعمت اس کے پاس بھی رہے اور مجھے بھی مل جائے۔

رشک ہر اچھے کام میں ہو سکتا ہے لیکن قرآن مجید پڑھنے اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کرنے والے لوگوں کو نبی اکرم ﷺ نے قابل رشک قرار دیا جس سے قرآن مجید کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔

لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ
أَنَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ
أَنَاءَ اللَّيْلِ وَأَنَاءَ النَّهَارِ
وَرَجُلٌ أَنَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ
يُنْفِقُ مِنْهُ أَنَاءَ اللَّيْلِ
وَأَنَاءَ النَّهَارِ
(مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۴)

حسد (یعنی رشک) صرف دو قسم کے آدمیوں پر ہو سکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید عطا کیا تو وہ رات اور دن کی گھڑیوں میں اس کے ذریعے قیام کرتا ہے (نوافل پڑھتا ہے) اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا پس وہ رات اور دن کی گھڑیوں میں اسے خرچ کرتا ہے

یہ حدیث عظمت قرآن کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ جب قرآن پاک پڑھنے والا انسان قابل رشک بن جاتا ہے جسے یہ مقام قرآن مجید کی نسبت سے حاصل ہوتا ہے تو خود قرآن مجید کی عظمت کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔

ترقی کا دار و مدار

کسی بھی قوم کی ترقی کا دار و مدار کئی باتوں پر ہوتا ہے جن کے اپنانے سے وہ قوم عروج حاصل کرتی ہے اور ان باتوں کو چھوڑنے سے وہ ذلت و رسوائی کے گڑھے میں جا گرتی ہے لیکن ترقی و عروج کے ان تمام ذرائع و وسائل کی بنیاد قرآن مجید پر عمل ہے اور اس عمل کو چھوڑنا ذلت و عکبت کا سبب بنتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک حدیث شریف میں اس طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ
أَفْوَاصًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ
(مشکوٰۃ شریف ص ۱۴۸)

بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن مجید) کے ذریعے کئی قوموں کو سر بلندی عطا کرتا ہے اور اس (کو چھوڑنے) کی وجہ سے کئی قوموں کو پست کر دیتا ہے

سرکارِ دو عالم ﷺ کی اس حدیث کا عملی ثبوت ہے کہ ہمارے اکابر (مسلمان) جب تک قرآن مجید سے وابستہ رہے دنیا سمٹ کر ان کے قدموں میں آ گئی اور جب سے قرآن مجید پر عمل ترک کیا اس کے بیان کردہ احکام سے منہ موڑا ذلت و رسوائی ہمارا مقدر بن گئی۔

غور کیجئے! اتمام اسلامی ممالک مل کر اسرائیل کی خباثتوں کا جواب نہیں دے سکتے مسلمانوں کا قبلہ اول مسجد اقصیٰ یہودیوں کے قبضہ میں ہے اور ہم اسے باہر نکلنے پر مجبور کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔

جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ قرآنی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا گیا بلکہ بعض ممالک اسلامیہ نے تو سیکولر ذہن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسلامی تہذیب و کلچر پر پابندی لگا رکھی ہے۔

ترکی کی حکمران جماعت مسلم خواتین اور بچیوں کو سروس پر دوپٹہ رکھنے کی اجازت نہیں دیتی حتیٰ کہ روزنامہ جنگ ۲۳ اکتوبر ۲۰۰۰ء کے مطابق ترکی کی خواتین عیسائیوں کے سربراہ پوپ سے مدد مانگنے پر مجبور ہو گئی ہیں۔
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

قرآن مجید اور درجات جنت

قرآن مجید پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والے لوگ جس طرح دنیا میں ترقی کی منازل طے کرتے ہیں اسی طرح قیامت کے دن بھی ان کے درجات بلند ہوں گے گویا یہ کتاب دنیا اور آخرت کی ترقی کا زینہ ہے سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا۔

يُقَالُ لِمُصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ
وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ
تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَـرْزَلَكَ
عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ
تَقْرَأُهَا (مشکوٰۃ شریف)

صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ
پڑھو اور اوپر چڑھتے جاؤ اور ٹھہر ٹھہر
کر پڑھو جس طرح دنیا میں ٹھہر ٹھہر
کر پڑھتے تھے بے شک تمہاری
منزل اس آخری آیت کے پاس
ہے جسے تم پڑھو گے۔

(ص ۱۸۶)

محدثین کرام فرماتے ہیں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ قرآن مجید

کی تلاوت پابندی سے کرتے اور اس پر عمل کرتے ہیں ان کو یہ اعزاز حاصل ہوگا نیز یہ حدیث قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے اور حروف کی صحیح ادائیگی کا درس بھی دیتی ہے۔

غیر آباد گھر

یہ بات ہر ذی شعور شخص جانتا ہے کہ مکان چاہے کتنا خوبصورت اور قیمتی کیوں نہ ہو اس کی رونق اس میں بسنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے اور جو گھر بے آباد اور ویران ہو وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتا ہے، صفائی سے محروم اور دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے اس کا حسن ماند پڑ جاتا ہے اسی طرح انسان کا دل بھی ایک گھر کی طرح ہے اور اسے آباد رکھنا ضروری ہے جس کے لئے تلاوت قرآن مجید بنیادی بات ہے اگرچہ حفظ قرآن سے مزید نکھار پیدا ہوتا ہے۔

اس ضمن میں سرکارِ دو عالم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی ہماری راہنمائی کے لئے کافی ہے آپ نے فرمایا۔

إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ حَوَافٍ
شَعْبٌ مِّنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ
الْخَرِبِ (ایضاً)

وہ شخص جس کے دل میں قرآن میں
سے کچھ نہ ہو وہ ویران (اور بے
آباد) گھر کی طرح ہے۔

محدثین کرام فرماتے ہیں حدیث کے ظاہر سے تو حفظ قرآن مراد ہے لیکن ممکن ہے کہ اس سے مطلق پڑھنا مراد ہو چاہے وہ زبانی ہو یا دیکھ کر۔

لہذا قرآن مجید حفظ نہ بھی ہو سکے تو کچھ نہ کچھ یاد کرنا چاہیے اور دیکھ کر تلاوت کو بھی اپنا وظیفہ بنایا جائے۔

قرآن مجید میں مشغولیت کا اجر

انسان محتاج ہے اور وہ قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی حاجات کے لئے دست سوال دراز کرتا ہے لیکن قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ مانگنے کے بغیر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو مانگنے والے عطیہ خداوندی سے افضل ہوتا ہے۔

سر کا دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
مَنْ شَعَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ
ذِكْرِيْ وَمَسْتَلَّتْ اَعْيُنُهُ
افْضَلُ مَا اَعْطَى السَّائِلِيْنَ
(حلیۃ الاولیاء جلد
۵ ص ۲۹۹)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص کو
قرآن مجید میرے ذکر اور مجھ سے
سوال کرنے سے مشغول رکھے میں
اس کو اس سے افضل عطا کرتا ہوں
جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔

اس حدیث شریف سے واضح ہوا کہ اگر کوئی شخص قرآن مجید حفظ کرنے یا علوم دینیہ جو قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے ضروری ہیں، کی تعلیم و تعلم میں مشغول ہو اور وہ ذکر خداوندی یا دعا کے لئے وقت نہ نکال سکتا ہو تو قرآن مجید کی برکت اور اس میں مشغولیت کی وجہ سے اسے اس قدر ملتا ہے جو مانگنے والوں کو بھی نہیں ملتا۔

اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ وہ علماء کرام جو درس و تدریس میں مشغول ہوتے ہیں ان کا سب سے بڑا وظیفہ یہی ہے انہیں زیادہ اور

اور وظائف میں مشغول ہونے کی بجائے درس و تدریس کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے۔

ہمارے مرشد گرامی حضرات غزالی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ علماء کرام کو بیعت فرماتے تو انہیں زیادہ وظائف نہ بتاتے بلکہ فرماتے! تمہارا سب سے بڑا وظیفہ علوم دینیہ کی تعلیم و اشاعت ہے۔

مسائل کا حل

انسان کو اپنے مسائل کے حل کے لئے کہیں نہ کہیں سے راہنمائی حاصل کرنا ہوتی ہے لیکن قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جو تمام مسائل، اختلافات اور فقہوں سے نکلنے کا حل اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے۔ قرآن مجید کی اس خوبی اور چند دیگر خصوصیات سے متعلق جامع حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت حارث اعمور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد میں داخل ہوا تو لوگ باتوں میں مشغول تھے میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا اچھا وہ یوں کر رہے ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں! انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا عنقریب فتنہ ہوگا (خرابی ہوگی) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔

كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ
وَخَبِيرٌ مَا بَعْدَكُمْ وَحَكْمٌ
مَسَابِقُكُمْ هُوَ الْفَضْلُ لَيْسَ
بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَارٍ
قَصَمَهُ اللَّهُ وَمَنِ ابْتَغَى
الْهُدَى فِي عِبَادِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ
وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينُ
وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَهُوَ
الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ وَهُوَ
الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ
وَلَا تَلْتَبِيسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ
وَلَا يَشْعُبُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ
وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كُفْرَةِ الرِّدِّ وَلَا
يَنْقُضُنِي عَجَائِبُهُ وَهُوَ الَّذِي
لَمْ تَنْتَهُ الْجَنُّ إِذَا سَمِعَتْهُ
حَتَّى قَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا
عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ
فَأَمَّا يَوْمَ مَنْ قَالَ يَمْ صَدَقَ وَ

(فقتوں سے نکلنے کا راستہ) اللہ تعالیٰ
کی کتاب ہے جس میں پہلے اور بعد
والے لوگوں کی خبریں ہیں تمہارے
باہمی اختلاف کا فیصلہ ہے (حق
و باطل میں) فرق کرنے والی کتاب
ہے مذاق نہیں ہے جو تکبر کے طور پر
اسے چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اسے توڑ
دے گا اور جو اس کے غیر میں
ہدایت طلب کرے اللہ تعالیٰ اسے
گمراہ کرے گا یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط
ری ہے یہی سیدھا راستہ ہے اسی
کتاب کو اختیار کرنے سے
خواہشات ٹیڑھی نہیں ہوتیں اور
زبانوں میں لڑ بڑ نہیں ہوتی علماء اس
سے سیر نہیں ہوتے بار بار پڑھنے
سے یہ پرانی نہیں ہوتی اسکے عجائب
ختم نہیں ہوتے یہی وہ کتاب ہے
کہ جب جنوں نے اسے سنا تو یہ

مَنْ عَمِلَ بِهِ أَجَرَ وَمَنْ حَكَمَ
بِهِ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا إِلَى هُدًى
إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (ایضاً)
بات کہے بغیر نہ رہ سکے بے شک ہم
نے عجیب قرآن سنا جو ہدایت کی
طرف لے جاتا ہے پس ہم اس پر
ایمان لائے جس نے قرآن کے
مطابق کلام کیا اس نے سچ کہا جس
نے اس پر عمل کیا اسے اجر دیا گیا
جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا
اس نے انصاف کیا اور جس نے
اس کی طرف بلایا اس کو صراط مستقیم
کی ہدایت دی گئی۔

حدیث کی روشنی میں

مندرجہ بالا حدیث کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ

- 1- قرآن مجید میں اول و آخر سب کی خبریں ہیں۔
- 2- باہمی اختلاف کے حل کے لئے قرآن مجید کی طرف رجوع کیا جائے کیوں
کہ یہی کتاب فیصلہ کن حکم پر مشتمل ہے۔
- 3- قرآن مجید حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی کتاب ہے۔
- 4- جو شخص تکبر کرتے ہوئے قرآن مجید سے منہ موڑتا ہے وہ ذلیل و رسوا ہوتا

5- قرآن مجید کے غیر سے ہدایت طلب کرنے والے ہدایت حاصل کرنے کی بجائے گمراہی کے دلدل میں پھنستے ہیں۔

نوٹ:-

قرآن مجید کے غیر سے حدیث اور فقہ مراد نہیں جس طرح بعض بے علم لوگوں نے سمجھ رکھا ہے اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے وہ عوام الناس کو دھوکہ دینے کی خاطر یوں کہتے ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کی بات مانیں یا قرآن کی؟ حالانکہ حضرت امام ابو حنیفہ کی فقہ قرآن و سنت سے ماخوذ ہے۔

اسی طرح حدیث شریف، قرآن مجید کی تفسیر و توضیح ہے قرآن کا غیر نہیں ہے۔

6- قرآن اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے لہذا جو شخص اس کو اپناتا ہے اسے لغزش کا خطرہ نہیں ہوتا ہے۔

7- حکمت بھرا ذکر قرآن مجید ہے لہذا اس کتاب سے دانائی کی باتیں ملتی ہیں اور یہی یاد خداوندی کا ضامن ہے۔

8- قرآن ہی وہ سید ہاراستہ ہے جس کے لئے ہر نماز میں بار بار دعا مانگی جاتی ہے۔

9- قرآن مجید وہ کتاب ہے جو انسانی خواہشات کو دین کے تابع رکھتی ہے۔

10- قرآن مجید انسان کی زبان کو ناحق کلمہ سے بچاتا ہے۔

11- قرآن مجید وہ کتاب ہے کہ اہل علم اس کے سمندر میں غوطہ زن ہوتے رہتے ہیں اور کبھی سیر نہیں ہوتے اور نہ تھکتے ہیں۔

12- قرآن مجید وہ کتاب ہے کہ اسے بار بار پڑھیں جس قدر پڑھیں ہر بار تازہ ہوگا۔

13- قرآن مجید وہ کتاب ہے جو عجائبات قدرت کا پتہ دیتی ہے۔

14- قرآن مجید وہ کتاب ہے جسے پڑھنے والا سچا انسان ہے۔

15- قرآن مجید پر عمل کرنے والا ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔

16- قرآن مجید سے فیصلہ کرنے والا انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے۔

17- اور قرآن مجید کی طرف بلانے والے کو صراط مستقیم کی ہدایت حاصل ہوتی ہے۔

نورانی تاج

قرآن مجید وہ فضیلت والی کتاب ہے کہ جہاں اس سے تعلق قائم کرنے والا شخص اسکے انوار و تجلیات سے بہرہ ور ہوتا ہے وہاں اس کا فیضان ان لوگوں تک بھی پہنچتا ہے جو اسے اس سعادت کی راہ دکھاتے ہیں اس سلسلے میں یہ حدیث ہماری راہنمائی کرتی ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ الْبَسَ وَالِدَاهُ تَجَارًا يَكُونُ الْقِيَامَةُ ضَوْوُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي يَوْمِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهِذَا (ايضاً)

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن پاک پڑھے اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کرے قیامت کے دن اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ ہوگی جو تمہارے گھروں میں ہے اگر وہ (سورج) تمہارے گھروں میں ہو تو وہ جو اس پر عمل کرتا ہے اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے

قرآن مجید اور دخول جنت

قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس میں بیان کردہ احکام کی بجا آوری بھی نہایت ضروری ہے اور جو لوگ اس راہ پر چلتے ہیں دنیا میں بھی سرخرو ہوتے ہیں۔ اور آخرت میں بھی کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں یہ حدیث پاک ہماری راہنمائی کرتی ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَاحِلٌ حَلَالٌ وَحَرَّمَ حَرَامُهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَشَقَّعَهُ فِي عَشْرَةِ بَنِي آدَمَ بَنِيهِمْ كُلُّهُمْ قَدْ وَجِبَتْ لَهُ النَّارُ (جامع ترمذی جلد ثانی ص ۱۱۴)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس کی خوب حفاظت کی اور اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے گھر والوں میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کرے گا جن کے لئے جہنم واجب ہوگئی ہے

اس حدیث میں اس بات کی طرف متوجہ کیا گیا کہ محض قرآن مجید پڑھ لینا یا سیکھ لینا ہی کافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جس چیز کو حرام قرار دیا اسے حرام سمجھ کر اس سے باز رہنا اور جس چیز کو حلال قرار دیا اس کو حلال سمجھ کر اپنا نا بھی ضروری ہے تب وہ اعزاز ملے گا جو اس حدیث میں مذکور ہے۔

اس حدیث کی روشنی میں ہمارے لئے یہ بات جاننا اور اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے کہ حلال و حرام کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اس کے حکم اور عطا سے سرکارِ دو عالم ﷺ حرام یا حلال کرنے کا اختیار رکھتے ہیں لہذا جو چیز قرآن مجید اور حدیث میں حرام قرار نہ دی گئی ہو اسے خود اپنی مرضی سے حرام قرار دینا بہت بڑا جرم

ہے۔

جس طرح بعض جانور جو ایصال ثواب کے لئے کسی بزرگ سے منسوب ہو جاتے ہیں اور پھر ان پر تکبیر پڑھ کر ان کو ذبح کیا جاتا ہے۔ تو ایسے جانوروں کا گوشت حلال اور پاک ہوتا ہے لیکن بعض لوگ اسے حرام قرار دیتے ہیں کہ یہ غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہے حالانکہ غیر اللہ کے نام پر ذبح نہیں ہوتا بلکہ ذبح کے وقت تو اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے۔ ایصال ثواب کے حوالے سے بندگان خدا کے نام سے منسوب ہوتا ہے تو اس سلسلے میں خوف خدا کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی خواہشات کی بجائے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کو ترجیح دینی چاہیے۔

قرآن مجید اور دلوں کا زنگ

انسان جب شریعت اسلامیہ سے دوری اختیار کرتا ہے اور اپنی روح کی جلاء کے لئے کوئی سامان نہیں کرتا تو اس کے دل کو زنگ لگ جاتا ہے۔ اور قرآن مجید وہ رحمت بھری کتاب ہے جو اس زنگ کو دور کرنے میں مدد و معاون بنتی ہے اس سلسلے میں یہ حدیث پیش نظر رہنی چاہیے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبُ
تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ
إِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ قِيلَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَلَاؤُهَا
قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ
وَقِلَاةُ الْقُرْآنِ - (کنز
العمال جلد ۲ ص
۲۳۱ حدیث ۳۹۲۳)
قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔

اللہ تعالیٰ بھی قرآن سنتا ہے

قرآن مجید کی فضیلت کا ایک اہم سبب یہ بھی ہے کہ جس طرح انسان اس کلام خداوندی کو سنتے ہیں خود اللہ تعالیٰ بھی اس کی سماعت فرماتا ہے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم نے فرمایا۔

لَهُ أَشَدُّ أَدْنًا إِلَيَّ قَارِي
الْقُرْآنِ مِنْ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ
إِلَى قَيْنَتِهِ (مسند، احمد بن
حنبل جلد ۴ ص ۱۹)
اللہ تعالیٰ قرآن مجید پڑھنے والے
(کی تلاوت) کو جس قدر سنتا ہے
گاتے والی کا مالک بھی اس کا گانا
اس قدر نہیں سنتا۔

اقوال صحابہ تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حافظہ کی تیزی

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تین چیزیں حافظہ کو تیز کرتی اور بلیغ کو دور کرتی ہیں۔

☆ مسواک

☆ روزہ

☆ قرآن پاک کی تلاوت

جنت کی سیڑھی اور گھروں کا چراغ

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

قرآن مجید کی ہر آیت جنت کی ایک سیڑھی اور تمہارے گھروں کا چراغ

ہے۔ (احیاء العلوم جلد اول اردو ص ۶۸۲ مطبوعہ پروگریسو بکس اردو بازار لاہور)

بابرکت گھر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

جس گھر میں قرآن مجید کی تلاوت کی جائے وہ گھر اپنے رہنے والوں پر کشادہ ہو جاتا ہے اس میں بھلائی زیادہ ہوتی ہے وہاں فرشتے آتے ہیں اور شیطان وہاں سے نکل جاتا ہے اور جس گھر میں قرآن نہ پڑھا جائے وہ گھر اپنے اہل خانہ پر

تنگ ہو جاتا ہے اس میں برکت کم ہوتی ہے اور فرشتے وہاں سے چلے جاتے ہیں جب کہ شیطان وہاں آ جاتے ہیں۔ (ایضاً)

افضل عمل

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کی تو میں نے عرض کیا یا اللہ! جن امور کے ذریعے مقررین تیرا قرب حاصل کرتے ہیں۔ ان میں سے افضل عمل کیا ہے فرمایا اے احمد! میرا کلام فلاں (قرآن پاک)۔۔۔۔۔ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے میرے رب! سمجھ کے ساتھ یا سمجھ کے بغیر بھی؟ فرمایا سمجھ کے ساتھ بھی اور سمجھ کے بغیر بھی۔۔۔۔۔ (ایضاً)

قرآن مجید کے حافظ اور عالم کا مقام اور ذمہ داری

حضرت قاضی فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قرآن پاک کے حافظ (اور عالم) کو چاہیے کہ وہ کسی کے سامنے حاجت پیش نہ کرے نہ حکمرانوں کے سامنے نہ بی ان سے کم درجہ کے لوگوں کے سامنے بلکہ تو مومن کو اس کا حاجتمند ہونا چاہیے۔

انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ حافظ و عامل (اور عالم) اسلام کا جھنڈا اٹھانے والا ہے لہذا اسے لہو و لعب میں مشغول ہونے والوں کے ساتھ مشغول نہیں ہونا چاہیے وہ غافل اور فضول کام کرنے والوں کے ساتھ بھی شامل نہ ہو یعنی قرآن مجید کا حق ادا کرتے ہوئے اسے ان لوگوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔ (ایضاً)

فرشتے تعظیم کرتے ہیں

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب انسان قرآن پڑھتا ہے تو فرشتہ اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے بوسہ دیتا ہے۔ (ایضاً)

قرآن مجید بہت بڑی دولت ہے

حضرت حسن بھری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! قرآن کے علاوہ مالداری نہیں اور اس کے بعد فاقہ نہیں (ایضاً ص ۶۸۳)

قرآن مجید کے فضائل اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کا احاطہ مشکل ہے قرآن مجید خود اپنے بارے میں کیا کہتا ہے، صاحب قرآن سرکارِ دو عالم ﷺ کیا فرماتے ہیں صحابہ کرام اور تابعین قرآن مجید کے بارے میں کیا سوچ رکھتے ہیں اس حوالے سے یہ مختصر تحریر پیش کر دی ہے اسے پڑھیں اور قرآن مجید سے مکمل وابستگی کی شاہراہ پر گامزن ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بجاء سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم

محمد صدیق ہزاروی جامعہ نظامیہ لاہور۔

۱۸ رمضان المبارک ۱۴۲۱ ہ مطابق ۱۵ دسمبر ۲۰۰۰ء بروز جمعۃ المبارک

مراجع

- ۱۔ قرآن مجید
- ۲۔ تفسیر ضیاء القرآن (از علامہ پیر کرم شاہ الازہری رحمہ اللہ)
- ۳۔ جامع ترمذی
- ۴۔ مشکوٰۃ المصابیح
- ۵۔ حلیۃ الاولیاء
- ۶۔ مسند امام احمد بن حنبل
- ۷۔ کنز العمال
- ۸۔ احیاء العلوم (اردو) جلد اول (ترجمہ محمد صدیق ہزاروی)

بَلَغَ الْعُلَا بِحَمَالِهِ

كَشَفَ الدُّعَا بِحَمَالِهِ

حَسَنَتْ مَعْمُوعُ خَصَالِهِ

صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ